پنجابی زبان میں ماثوری تفسیر کا شہکار: تفسیر عزیزی

محمود الحسن بزمی

Abstract:

The tradition of Quranic translation and commentaries started when the rays of Islam spread outside the Arabian Peninsula. The inhabitants of other areas of the world speak and understand their own native languages which were not Arabic. So the need of Quranic Understanding in their specific languages was felt by renowned religious scholars of those areas. Like Persian, English and Urdu the sphere of Punjabi language was covering the vast area of the Punjab. Many Ulemas and scholars of the Punjab started to translate the Holy Quran and in same way Quranic commentaries in Punjabi language and this tradition was also became popular. Tafseer Muhammadi by Hafiz Muhammad Lakhvi was first complete commentary of Holy Quran. Like wise Tafseer Azizi by Molvi Abdul Aziz was incomplete commentary of Holy Quran comprising two Paras . This article deals with the analytical study of Tafseer Azizi.

پنجابی زبان میں مکمل تفسیر جو ماثوری تفسیر ہونے کے ساتھ ساتھ اوّلیت کا درجہ رکھتی ہے وہ مولانا حافظ محمد لکھوی کی "تفسیر محمدی" ہے جبکہ نامکمل ماثوری تفاسیر میں اوّلیت کا درجہ مولوی عبدالعزیز خلف الرشید مولانا مولوی غلام رسول مرحوم و مغفور قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ کی منظوم "تفسیر عزیزی" کو حاصل ہے۔ مولوی عبدالعزیز نے قرآن مجید کی مکمل منظوم تفسیر لکھنے کا عزم وارادہ باندھ کر بڑے ذوق وشوق سے یہ کام شروع کیا تھا اس کا پہلا پارہ مطبع حمیدیہ لاہور سے چھپ کر ۱۳۲۴ھ بمطابق ۱۹۰۶ء کشمیری بازار لاہور سے منظر عام پر آیا کل صفحات ۱۴۰ تھے۔ اس کے دیباچے کے اندر تفسیر لکھنے کا سبب اور طرز تفسیر اور سال اشاعت ہجری وعیسوی دونوں درج ہیں۔

تے وچہ پنجابی ہن تک اک تفسیر محمدیؒ آئی

جو حافظ صاحب لکھو والیاں بیری وچہ بنائی
ہن تفسیر بناون دا بھی میرا ہویا ارادہ
وچہ پنجابی نظم لکھاں جے ہووے فضل خدادا (۱)
فتح بیان دی طرز اُتے میں ایہ تفسیر بنائی
حل قرآن دے اندر کامل ناہ میں بہت ودہائی (۲)
تیراں سو تے چوی ہجری رجب مہینہ آیا
تے اُنی سو چھ عیسٰی دا سن ایس موافق پایا (۳)

ان شعروں سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک صرف تفسیر محمدی ہی موجود تھی جبکہ دیگر تفاسیر کا وجود نہ تھا۔ اس طرح یہ دوسری ماثوری تفسیر تھی ۔لیکن تفسیر عزیزی سے پہلے ۱۹۰۰ء میں ایک تفسیر امینی بھی چھپ چکی تھی جو عمر محمد اطالیہ نے لکھ کر اپنے مرشد محمد امین کے نام منسوب کر دی تھی۔

تفسیر عزیزی کا دوسرا پارہ ۱۳۳۰ھ بمطابق ۱۹۱۲ء میں رفاہ عام سٹیم پریس لاہور سے باہتمام غلام مصطفٰے تاجر کتب و منیجر اسلامیہ بک ڈپو لاہور محلّہ کندیگراں شائع ہوا۔اس کے کل صفحات ۱۶۸ تھے ۔اس طرح یہی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ہو سکتا ہے مولوی عبدالعزیز نے جب تفسیر لکھنی شروع کی تو تفسیر امینی ابھی تک شائع نہ ہوئی ہو یعنی تفسیر عزیزی انیسویں صدی کے آخر میں لکھنا شروع کر چکے تھے لیکن اشاعت ۱۹۰۶ء میں ہوئی بہر حال عزیزی اور امینی میں اوّلیت کا معاملہ مزید تحقیق کا متقاضی ہے ۔

ماخذ:

اس تفسیر کے ماخذوں میں تفسیر مدارک، تفسیر قرطبی، تفسیر کبیر، تفسیر فتح البیان، تفسیر محمدی، تفسیر کشاف، تفسیر مظہری، وغیرہ اور کتب احادیث میں ترمذی، ابو داؤد، نسائی، دار قطنی، مسلم، مستدرک حاکم وغیرہ شامل ہیں۔

املا:

تفسیر عزیزی کی املا زیادہ تر جدید ہے اور اس میں لکھے ہوئے زیادہ تر لفظ آج بھی لکھے جا رہے ہیں لیکن پھر بھی کچھ لفظ پرانی املا کے مل جاتے ہیں۔ جیسے: پہر (پھر) باجہ (باجھ) باجہوں (باجھوں) بہنڈی (بھنڈی) تہلّس (تھلّس)

املا کا ایک اور طریقہ یہ کہ تفسیر عزیزی میں لفظوں کو ملا کے لکھا گیا ہے۔جیسے: دیوچہ (دے وچ) اونہاندے اتھیں، سبتھیں بہائی (بھائی) اوتھیں، اسدیوچوں (اُس دے وچوں)، دیول ایہدا کارن شعری ضرورت وی ہو سکدا اے دے وَل۔)

حاشیہ:

تفسیر عزیزی میں تحت اللفظ پنجابی نثری ترجمہ اور تفسیر منظوم پنجابی میں ہے البتہ حاشیہ اُردو میں ہے اور

وضاحت طلب لفظوں کے لیے مختلف تفسیروں اور کتب احادیث سے استفادہ کیا گیا ہے۔ منظوم تفسیر کے شعروں اور اُردو حاشیے کی عبارت سے ماخذوں کا ذکر ملتا ہے۔

ماثوری تفسیر:

تفسیر عزیزی جو صرف دو پاروں کی شکل میں چھپ کر سامنے آئی اس کا طرز تفسیر اور منہج ماثوری تفسیر والا ہے۔ مفسر نے تحت اللفظ پنجابی نثر میں ترجمہ اور پنجابی نظم میں تفسیر اور کتب احادیث سے استفادہ کیا ہے۔ اگرچہ مولوی عبدالعزیز نے تفسیر فتح البیان کی طرز کو سامنے رکھا ہے لیکن اس کی طرز تفسیر اس لیے منفرد ہے کہ انھوں نے قرآن مجید کا تحت اللفظ ترجمہ لکھ کر پنجابی نظم میں بھرپور تفسیر لکھی۔ انھوں نے تفسیر کرتے ہوئے ماثر کتب تفسیر اور کتب حدیث کے حوالے بھی دیے ہیں۔ مزید وضاحت کے لیے اُردو میں حاشیہ لکھا۔ جس سے ان کی تفسیر بامعنی اور مستند ہو گئی:

طریق تفسیر:

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

سورة الفاتحہ مکیۃ وھی سبع آیات

سورت فاتحہ مکے وچ اُتری تے ایہ ست آیتاں ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

شروع کرنا ہاں میں نال نام اللہ دے جو عام بخشش والا ہے مہربان۔

نام اللہ دے نال کراں میں شروع جو سبدا سائیں
ہر اک تائیں روزی دیندا اوڑک بخشش ناہیں
بدیاں بندیاں ویکھ اوہ مالک روزی بند نہ کردا
شرم حیا کجھ اسیں بھی کریئے کرئے جو کجھ سردا

بسم اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے مولوی عبدالعزیز نے ۱۴ شعر لکھے ہیں۔ مزید لکھتے ہیں:

دار قطنی وچہ سند ثقاتوں پیغمبرؐ فرمایا
جاں فاتحہ پڑھو تا بسم اللہ دا پڑھنا لازم آیا
کیونکہ ایہ بھی اسّھیں آیت اسوچہ شبہ نہ کائی
پس ثابت ہویا قبول نبیؐ تھیں ایہ بھی آیت آئی
پھر ہر ہر سورت نال ایہ اُتری کارن فصل جدائی
تا اک سورت دوجی کولوں کرے علیحدہ بھائی
وضو غذائیں اوّل پڑھنی بسمل سنت آئی

بھی اوّل ہر ہر کم دے پڑھنا باعث برکت آئی
وچ نمازاں اُچی چاہیے اس نوں ہولی پڑھنا
تے اُچی پڑھنا بھی جائز جھگڑا امول نہ کرنا

حاشیہ میں لکھتے ہیں ''اس کو روایت کیا ابو داؤد اور حاکم نے۔''

الحمد للّٰہ ربّ العالمین ،

سب تعریف خاص اللہ نوں ہے جو پالن والا ہے جہاناں دا

سب تعریف اللہ نوں جو سب جگاں پالن ہارا
بخشش رحمت عام اُسدی ہے ہر اک اُتے یارا
بھاویں مومن بھاویں کافر ہر نوں روزی دیندا
ویکھ گناہ اساڈے ناہ او روزی بند کریندا

الرحمن الرحیم

عام بخشش والا ہے مہربان

اوہ اپنے فضل کرم تھیں غیبوں سب نوں رزق پہنچاوے
جیکر بدل گناہاں پکڑے خلقت مار ونجاوے
اوہ مومناں اوپر رحمت کری اندر حشر دہاڑے
جسدن کوئی نہ مالک ہوسی باجھوں اوس پیارے

قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ آسان پنجابی میں کرتے ہوئے بعد میں اشعار کے ذریعے بھرپور تشریح اور توضیح کر دی ہے۔

اعتدالی رنگ:

مولوی عبدالعزیز کے مزاج میں تشدد اور ضد بالکل نہیں تھی۔ان کے والد مولوی غلام رسول، دادا مولوی رحیم بخش، پڑدادا حافظ نظام الدین خادم سارے اللہ والے بزرگ اور شریف النفس لوک تھے۔طبیعت میں شرافت، قناعت، صبر و تحمل اور رواداری مولوی عبدالعزیز کو اجداد سے ورثے میں ملی تھی۔وہ معتدل مزاج اور صلح جو انسان تھے تفسیر کرتے ہوئے اور اپنا مؤقف بیان کرتے ہوئے دوسرے مسلک یا شخص کا فکر اور نقطہ نظر بھی بیان کرتے تھے۔

سورہ فاتحہ کے بعد نماز میں مقتدیوں کا امام کی آمین سن کر اونچی آواز میں آمین کہنا ایک فقہی مسئلہ ہے۔اہل حدیث مکتبِ فکر کے لوگ اونچی آواز میں آمین کہنے کے قائل ہیں۔مولوی عبدالعزیز عامل بالحدیث تھے اور اُونچی آمین کا عقیدہ رکھتے تھے لیکن انھوں نے دونوں مسالک کے دلائل بیان کر کے آہستہ یا اونچی آمین کہنے کا ذکر کیا ہے

لیکن سبق یہی دیا ہے کہ "جیویں مرضی اونویں آکھو چھوڑو جھگڑے دھندے۔"(۵)

فقہی رجحان:

دوسرے پنجابی مفسروں کی طرح تفسیر عزیزی کے مفسر مولوی عبدالعزیز نے قرآن مجید میں بیان کیے گئے احکام و مسائل کی وضاحت اور تشریح کرتے ہوئے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں فقہی رجحان کا بھرپور ثبوت دیا ہے۔ وہ اسی حوالے سے کسی ایک امام کی تقلید کرنے کے بجائے سارے آئمہ کرام کی آراء اور اقوال کو نظروں کے سامنے رکھ کر جو حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نزدیک نظر آئے اسے اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

وہ تفسیر عزیزی کے صفحہ ۹ پر سورہ فاتحہ کے بعد امام اور مقتدیوں کا اُونچی آواز سے آمین کہنے کا ذکر کر کے دونواں گروہوں کا مسلک بیان کرتے ہیں۔لیکن اس حوالے سے متشدد اور متعصب ہونے کی بجائے راہ اعتدال کو اختیار کرنے کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں:

بھی نبیؐ کہیا جو سورت فاتحہ جدوں امام مکاوے
آمین آکھو اللہ تساں قبول دعا فرماوے
بعض اُس اُچی آکھن قائل بعض ہولی سندے
جیویں مرضی اونویں آکھو چھوڑو جھگڑے دھندے
دونویں ٹول دلیل لیاون اپنو آپ پیارے
ایتھے لکھن مناسب ناہیں اوہ دلائل سارے
کیونکہ ایہ تفسیر قرآنی جھگڑے لائق ناہیں
دوجیاں وچہ کتاباں ویکھو جیکر شوق تسائیں

(۶)

حرمت شراب وجواء:

يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

*پچھدے ہین تینوں شراب اتے جوئے تھیں آکھ وچہ اوہناں دے گناہ وڈا ہے اے فائدے واسطے لوکاں دے ہیں۔

وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا وَيَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ

تے گناہ اوہناں دوہاں دا بہت زیادہ ہے نفع اوہناں دے تھیں اتے *پچھدے ہین تینوں جو کی اوہ خرچ کرن آکھ خرچ کرو زیادہ نوں۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۰ (۷)

اینویں بیان کرداا ے اللہ واسطے لئانڈے آیتاں نوں تا جو تسیں سوچو۔

پنجابی نثری ترجمہ قرآن اور منظوم ترجمہ قرآن کے بعد مولوی عبدالعزیز شراب اور جوئے کے فائدے بتاتے ہیں۔ان کا گناہ اور وبال ہونے کی وجہ سے پرہیز کرنے کے لیے کہتے ہیں:

پچھن تینوں خمر جوئے تھیں آکھ جواب اونہائیں
جو اونہاں وچہ گناہ وڈا تے فائدے لوکاں تائیں
نفع شرابوں لذت راحت قوت قلبی آئی
تے ثابت رہنا دل دا نالے اندر رنگ صفائی
تے قوت باہ تے دوری غم دی ہضم طعام شتابی
تے معدہ دی اصلاح اتھیں سب ہووے دور خرابی
مرد بخیل بھی سخی بنے تے بزدل جرأت پاوے
تے نفع تجارت اسدے وچوں مال زیادہ آوے
تے جوئے وچہ ایہہ نفع جو مال مشقت بن ہتھ آوے
ناہ کھیچل محنت کرنی پوندی مفت پیسہ آجاوے
تے خوشی ہووے اس تائیں مال جاں ملدا اسد یتائیں
اتنا ہووے سرور جو اس دی حد نہایت ناہیں
پر ایہناں نفعیاں نالوں ایہنا نوچہ گناہ وڈیرا
جو پین شراب تے جو اُکھیڈن دوزخ کرن ڈیرا
خمر اوہ چیز جو عقل نوں ڈھکے مسرت تے ہوش ونجاوے
خواہ انگور کھجوروں کنکوں جووں بنایا جاوے
پاچینیوں ہور جواروں یا کسے ہوری چیزوں پاروں
جیہڑا پیتیاں مست کریوے پک حرام شماروں
خواہ بہتا پیتیاں پیون والے مستی سکر لیاوے
تھوڑا بھی اس کنوں حرام ایہ سرورؐ خود فرماوے (۸)

اور اس کی مزید وضاحت حاشے میں کرتے ہیں:

''جیسا کہ ابو داؤد میں جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ما اسکرہ کثیرہ وقلیلہ حرام (یعنی جو چیز اس کا زیادہ پیا مستی لاوے پس تھوڑا اس کا بھی حرام ہے) اور ایسا ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر مستی لانے والا حرام ہے اور جس کا زیادہ پیا مسکر ہو اس سے تھوڑا بھی حرام ہے۔

جوئے کی مختلف صورتوں کی وضاحت کر کے آخر پہ ان کی ممانعت بیان کرتے ہیں:

جوا خواہ جس قسموں ہووے پک حرام ایہائی
کوڈیاں نال بھی کھیڈن جوا مندی عادت آئی
نرد اتے شطرنج بھی جوا حضرت علیؓ بتایا
نفع پچھے ناہ دین ونجاؤ ڈرو عذاب وبالوں (۹)

رضاعت (یعنی بچے کو دودھ پلانے) کے مسائل:

پیدائش کے بعد بچے کو دودھ پلانے کے بارے میں قرآن مجید میں رضاعت کے احکامات جاری ہوئے ہیں۔ان احکامات کی تفسیر یوں کرتے ہیں:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ.

اتے جمن والیاں دودھ پلاون جمیاں ہویاں اپنیاں نوں دو سال پورے واسطے اس دے جو چاہندا ہے ایہ جو پورا کرے مدت دودھا پنے دی توں ۔(۱۰)

تفسیر:

تے ماواں دودھ پلان اولاداں سال دو پورے سارے
کارن اوس جو چاہے پورا کرنا دودھ پیارے
یعنی دودھ پیاوندی دو برس ہے مدت پوری
اپر اتنے برس پیانا ناہیں کجھ ضروری
بھاویں گھٹ پلاون کجھ گناہ ناہ انہاں تائیں
ہاں جو تھیں دودھ پلاون بیشک ہیں گناہیں
جو نبی کہیا جو دو برساں تھیں بعد رضاع نہ آیا
دار قطنی تے ابن جوزی بھی اسنوں لکھ سدھایا (۱۱)

تفسیر عزیزی میں پنجابی لفظ ''دُدھ'' کی بجائے اردو لفظ ''دودھ'' استعمال ہوا ہے۔اس کے علاوہ سال کے لیے ''ورہا'' کے بجائے ''برس'' لکھنا ان کی اردو دانی کی اچھی مثال ہے۔

دعوتی رجحان:

پنجابی کے دوسرے مفسروں کی طرح مولانا عبدالعزیز بھی مذہب حقہ اسلام کی ترویج و اشاعت کو اپنا دینی فریضہ سمجھتے تھے۔انھوں نے اپنی اس سوچ کی وجہ سے پنجابی میں تفسیر لکھنے کا آغاز کیا۔پھر ان کے والد مولانا غلام رسول مرحوم قلعہ میہاں سنگھ عربی اور فارسی زبانوں کے ماہر، دینی علوم سے شناسا اور معاشرتی عزت اور وقار کے حامل ایک ممتاز اور نمایاں مقام رکھنے والے انسان تھے۔وہ خود بھی پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے ان کی کتابیں پنجابی

زبان اور خاص طور پر دینی ادب کا قابل فخر سرمایہ ہیں۔

مولوی عبدالعزیز نے اپنے گھر میں علم وعرفان کی بہتی ندی سے سیراب ہو کر اپنے والد کی طرح دعوت دین کو شعار بنایا۔ان کی تفسیر عزیزی میں دعوتی رجحان کا بہت گہرا احساس ملتا ہے۔جیسے:

وَلاَ تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقاً

اتے ناہ کھاؤ مالاں اک دوجے دیاں نوں آپس وچہ نال طریقے ناجائز دے تے نہ لے جاؤ
اوہناں مالاں نوں طرف حاکماں۔

مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ •

دی تا جو کھاؤ کجھ مالاں لوکاں دیاں تھیں نال اتے تسیں جاندے ہو۔[۱۲]

تفسیر:

تے اک دو جیدیاں مالاں تائیں آپس وچہ نہ کھاؤ
نال طریقے ناجائز دے اس تعلوں بچ جاؤ
ناجائز اوہ طریقہ جس تھیں رب رسول ہٹایا
بھاویں مالک مال دا راضی ہونا جائز آیا
جیونکر خرچی زانیہ یا شرینی کاہن آئی
یا مُل شراب تے اجرت ڈوماں رشوت جواً بھائی
تے مل آلات سرور تے نالے مُل کتے دا آیا
تے قیمت چم جو باجھ د باغت مل خنزیر بھی پایا (۱۳)

قرآن مجید کے نازل ہونے کا بڑا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کی یاد دہانی کروانا مقصود تھا یوں تو ہر پیغمبر نے یہ کام کیا مگر بہ طور خاص حضرت محمد مصطفیٰؐ نے اپنی امت کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تلقین کی اور تا قیامت یہ فریضہ انجام دینے کو کہا اور امت محمدیہ کے علماء بہ طور وارثان نبوت اس کے زیادہ ذمہ دار ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِيْ السِّلْمِ كَآفَّةً وَلاَ تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ •

اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو وو،وچہ اسلام دے حکماں سارہاندے اتے ناہ لگو قدماں
شیطان دے تحقیق اوہ وسطے تساڈے دشمن ظاہر ہے۔[۱۴]

تفسیر:

تے پچھے لگ شیطان نہ چلو اوہ تساں دشمن ظاہر کھلا
بے شک تساں بھلاوے جاں اوہ آپ پھرہندا بھلا

اتھ مراد ابلیس شیطانوں شبہ دلاں وچہ پاوے
یا شیطان آدم دی جنسوں بدیاں وَل بُلاوے
جویں بے علم یا صوفی جاہل لوکاں بدی سکھاون
آپ ہو کے گمراہ بھی لوکاں وچہ گمراہی پاون

ایمان والے حضرات کو اس بات پہ مان اور فخر نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے اور بات ختم ہو گئی بلکہ پوری عمر اپنی پسند ناپسند کی قربانی دے کر صرف اللہ رسول کی بھرپور پیروی کرنی چاہیے اس طرح وہ دنیاوی اور اُخروی دونوں زندگیوں میں کامیاب ہو سکتے ہیں:

بَلٰى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ •

نثری ترجمہ: کیوں نہیں بہشت وچہ جائے گا جسنے تابع کیتا اپنے آپ نوں واسطے اللہ دے اتے
اوہ اخلاص والا ہے، پس واسطے اوس دے اجر اس دا ہے پاس رب اوس دے دے اتے نہیں
ڈر اپر اوہناں دے اتے نا ہ اوہ غم کھاون گے۔(۱۵)

تفسیر:

ایہ گل نہیں تسیں جو آکھو بلکہ اوہ جنت وڑسی
جو اپنے آپ نوں مخلص بندہ تابع رہدا کرسی
پس کارن اسدے ہے مزدوری پاس خدا دے آئی
تے ناہ اونہاں اوپر خوف کدی تے غم اندوہ نہ کائی (۱۶)

جو لوگ ربی فرمان کے مطابق اپنی حیاتی کو سنوار نکھار کر صاف ستھرا بنا لیتے ہیں اور وہ دکھاوے، نمود اور نمائش کی بجائے اخلاص اور تقویٰ اپنا شعار بنا لیتے ہیں پھر ان کو ربی رضا حاصل ہو جاتی ہے اور ان کی نیک سوچوں اور اعمال کی بنا پر وہ اللہ کے خصوصی اجر اور انعام کے مستحق بن جاتے ہیں اور دکھ نام کی کوئی چیز ان کی دنیاوی اور اخروی زندگی میں نہیں آ سکے گی ۔

وَاتَّقُوْا يَوْماً لاَّ تَجْزِىْ نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئاً وَلاَ يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلاَ تَنفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلاَ هُمْ يُنْصَرُوْنَ •

نثری ترجمہ: اتے بچو اسدن کولوں جو نہ ہٹائے گی کوئی جان کسے جان تھیں کجھ اتے نہ قبول کیتا
جاوے گا اوتھیں بدلہ اتے نہ نفع دے گی اوسنوں سفارش اتے ناہ اوہ مدد کیتے جان گے۔کا

منظوم تفسیر:

تے اسدن کولوں بچو جو کوئی جان نہ کجھ ہٹاوے
کسے کولوں نہ کجھ تے بدلہ اتھیں لیا نہ جاوے

نہ نافع اس شفاعت اتے نہ یاری کیتی جاوے
روز قیامت سخت سزائیں دوزخ اندر پاوے (۱۸)

کلامی رجحان:

اس میں گمراہ قوتوں اور مختلف مسلمان فرقوں جنہوں نے دین کے بنیادی عقائد اور نظریات سے روگردانی کر لی، ان کے عقائد و احساسات کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔ پنجابی مفسرین نے بھی اپنے زمانے میں ہونے والی ترقی اور جدید تعلیم کی وجہ سے دینی عقیدے اور نظریے کے بعض سکہ بند متفقہ احکام و مسائل کے حوالے سے دوسرے مسلمانوں سے الگ سوچ اور راستہ اپنانے والے لوگوں کا بے لاگ اور فوری تعاقب کیا۔

انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں انگریزی تعلیم کے عام ہونے کی وجہ سے جدید طبقے میں تشکیک، الحاد اور بنیادی عقائد کے بارے میں ایک خاص طرح کی روشن خیالی آ گئی تھی۔ معجزات کا انکار، مختلف دینی تصورات کے بارے میں معذرت خواہانہ انداز پیدا ہوتا جا رہا تھا۔ یونانی فلسفہ پہلے لوگوں میں مختلف گروہ معتزلہ، جبریہ قدریہ جیسے فرقوں کے پیدا ہونے کا باعث بنا تو اسی طرح کی سوچ ہندوستان کے مختلف لوگوں کے اذہان میں در آئی جس کی وجہ سے جدید تعلیم یافتہ لوگ ذہنی تبدیلی کا شکار ہو گئے۔ تفسیر عزیزی میں کلامی رجحان کا بہت وسیع اور ہمہ گیر رنگ نظر آتا ہے۔

آیت نمبر ۲۹ البقرہ پارہ پہلا کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ •

ترجمہ: پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا پس انہیں سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز (زمین آسمان اور ان کے پیدا کرنے کا باعث اور جو کچھ ان میں ہے سب) کو جانتا ہے۔ (۱۹)

تے فلسفہ تائیں حکمت آکھن پر اوہ ناقص آئی
جو فلسفی عقل نہ پوری رکھدا وچہ امور رسائی
جویں یونانی قائل ہوئے نال نواں آسماناں
ست آسمان تے اٹھویں کرسی ناواں عرش رباناں
تے یورپ والے فلسفی آکھن ہے آسمان نہ کوئی
اینویں اکثر امراں وچہ اونہاں نہیں اصابت ہوئی
کامل عقل رسولاں ربّ دیاں فلسفیاں ناقص جانوں
فلسفیاں تائیں خبر نہ کوئی خالی دین ایمانوں (۲۰)

اسرائیلیات:

علم التفسیر میں اسرائیلیات کا حوالہ ہر دور کے مفسرین کے تفاسیر میں نظر آتا ہے ہم جانتے ہیں کہ قرآن فہمی

کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف پیغمبروں کو عطا کردہ معجزے، قصص الانبیاء اور قصص الامم کی وضاحت کے لیے ہمارے مفسرین نے اقوام یہود اور انصاری سے روایت کردہ بہت سی باتیں اپنی تفسیروں میں بیان کرنے کی روش اختیار کی۔ اس کے لیے یہ دیکھنا ضروری تھا کہ آیا یہ قرآنی احکام اور تعلیمات نیز احادیث مبارکہ سے ٹکراتی تو نہیں؟ ان کی تصدیق یا تردید سے اسلام کے بنیادی عقیدے پر زد تو نہیں پڑتی؟ اس کے باوجود ان اسرائیلی روایات کو بڑے حزم و احتیاط کے ساتھ تفسیر میں بیان کرنا چاہیے۔ محتاط مفسرین نے اس امر کو ملحوظ رکھ کر صرف ایک روایت کے طور پر ان سے اخذ کیا ہے۔ مولوی عبدالعزیز بھی نبی اسرائیل کی کچھ روایات سے اخذ کرتے ہیں:

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ
اتے جد پانی منگیا موسیٰ نے واسطے اپنی قوم دے پس آکھیا اساں مار عصا اپنا ایس پتھر نوں
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ
پھر جاری ہوگئے اس تھیں بارہ چشمے تحقیق جان لیا ہر ٹولے نے گھاٹ اپنا
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ •
کھاؤ تے پیو روزی اللہ دی تھیں نا ہ چلو وچ زمین دے فساد کرنے والے۔(۲۱)

پس جد موسیٰ منگیا قوم اپنی دے کارن ربّ تھیں پانی
اساں آکھیا عاصا مار پتھر نوں قدرت ویکھ نشانی
چھ لکھ آدم جنگل اندر ہویا جاں ترہایا
موسیٰ ربّ تھیں پانی منگیا اللہ ایہ فرمایا
اوہ عاصا آہا موڑیوں دے رکھ کنوں بہشتوں آیا
اوہ حضرت آدم خاص بہشتوں اپنے نال لیایا
اوہ نبیاں نوں ہتھ لگدا آیا لیا شعیب اس تائیں
اُس نے بخشیا موسیٰ تائیں اسوچہ شک نہ پائیں
دہ گز قد موسیٰ دی جیڈی آہی اس لمبائی
دوشاخاں تس آیاں کردیاں راتیں اوہ رشنائی
تے پتھر نرم تے ہلکا وزنوں رکھدا موسیٰ نالے
تس حکم خدا دا آہا رکھ ایس پتھر نوں نالے
ایہ اوہ پتھر موسیٰ جس تے کپڑے رکھے لاہے
نہاون لگیاں لے ٹریا اوہ کپڑے پے گیا را ہے
جتھے آہے اسرائیلی اوتھے بھجدا آیا
تگرے موسیٰ ننگا اونہاں عیبوں باہجھ اوہ پایا

کھاؤ پیو رزاق اللہ تھیں کرو خرابی ناہیں
وچہ زمین دے ہو نہ بھیڑے پکڑو نیک ادائیں
بارہ ٹولے بارہ چشمے اس تھیں ہوئے جاری
ہر ایک تھاؤں تھائیں پیون باجھوں بھنڈی خواری (۲۲)

ہم دیکھتے ہیں کہ تفسیر عزیزی میں مولوی عبدالعزیز نے بہت زیادہ تو نہیں مگر ایک حد تک اسرائیلیات سے استفادہ کیا ہے ۔حضرت موسیٰ کے عصا، بنی اسرائیل کے بارہ چشمے والے پتھر کے حوالے سے وہ اسرائیلی قصے اور روایات کا ذکر کرتے ہیں وہ عصا کس طرح مختلف انبیا کے بعد حضرت موسیٰ تک آیا ۔اسی طرح وہ پتھر جو موسیٰ اپنے پاس رکھتے تھے اس کا ان کے نہانے کے وقت بھاگ جانا وغیرہ یہ سب کچھ اسرائیلیات کے حوالے سے تفسیر میں مذکور ہے

تفسیر عزیزی ایک ماثوری تفسیر کا قابل ذکر شہکار ہونے کے ساتھ ساتھ شعری تقاضے ہر حال میں پورا کرنے والی بہترین تفسیر ہے ۔من کو لبھانے والی ،پُر تاثیر اور سحر انگیز لطافت اور سلاست کا رنگ پیش کرنے والی بے مثال شاعری کا عدیم النظیر نمونہ ہے اس نے ایک بڑے حلقے کو متاثر کیا مگر افسوس کہ مولوی عبدالعزیز کی زندگی نے وفا نہ کی اس طرح یہ مکمل تفسیر کا رتبہ حاصل نہ کرسکی وگرنہ عام فہم پنجابی زبان کی یہ نثری ترجمے، اردو حاشیے والی منظوم تفسیر نہ صرف عامتہ الناس کی فکری وعلمی رہنمائی کرتی بلکہ ماثوری تفسیر ہونے کی بنا پر علما کو بھی فائدہ پہنچاتی اور اس کے ساتھ ساتھ پنجابی زبان کے تفسیری ادب میں بھرپور اضافہ کا باعث تھی ۔

حواشی وحوالہ جات :

۱۔ عبدالعزیز، مولوی، تفسیر عزیزی، پارہ پہلا، لاہور: مطبع حمیدیہ، ۱۹۰٦ء، ص:۲
۲۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔ایضاً، ص:۲
۳۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔ایضاً، ص:۲
۴۔ مولوی عبدالعزیز کے والد مولوی غلام رسول نے میاں نذیر حسین دہلوی سے رشتہ تلمذ استوار کیا جبکہ روحانی تعلق سیّد عبداللہ غزنوی، امام
عبدالجبار غزنوی، مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی اور حافظ عبدالمنان وزیر آبادی سے تھا۔بحوالہ محمد اسحٰق بھٹی، تذکرہ مولانا غلام رسول
قلعوی، مولانا غلام رسول ویلفیر سوسائٹی قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ ۲۰۱۲ء، ص: ۴۰
۵۔ عبدالعزیز، مولوی، تفسیر عزیزی، پارہ پہلا، ص:۹
٦۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔ایضاً، ص:۹

۷۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ دوسرا، (سورہ البقرہ، آیت، ۲۱۹)، لاہور: رفاع عام، سٹیم پریس، ۱۹۱۲ء

۸۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ پہلا، ص: ۱۱۳

۹۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ، ص: ۱۱۴

۱۰۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ دوسرا، (سورہ البقرہ، آیت، ۲۳۳)

۱۱۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ، ص: ۱۴۳

۱۲۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ دوسرا، (سورہ البقرہ، آیت، ۱۸۸)

۱۳۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ پہلا، ص: ۷۵

۱۴۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ دوسرا، (سورہ البقرہ، آیت، ۲۰۸)

۱۵۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ پہلا، (سورہ البقرہ، آیت، ۱۱۲)

۱۶۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ، ص: ۱۰۹

۱۷۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ، (سورہ البقرہ، آیت، ۱۲۳)

۱۸۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ پہلا، ص: ۱۱۸

۱۹۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ پہلا، (سورہ البقرہ، آیت، ۱۲۹)

۲۰۔ تفسیر عزیزی دی ایس آیت دا ترجمہ چھپوائی وچ نقص پاروں پڑھیا نہیں جا سکدا ایس لئی مولوی جلال الدین دے ترجمہ القرآن، چاند کمپنی لاہور، پہلا پارے وچ دتا گیا اے۔

۲۱۔ عبدالعزیز، مولوی، تفسیر عزیزی، پارہ پہلا، ص: ۱۳۹

۲۲۔ ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔۔۔ایضاً۔۔۔۔ایضاً، پارہ پہلا، ص: ۱۴۰